بچے اسکول کیوں جانا نہیں چاہتے

وجوہات، تجزیہ اور اصلاح کی طرف ایک قدم

مصنف: محمد مجیب

دہلی • 21 اگست 2026ء

باب اول: کیا اسکول اہم ہے؟

اسکول محض کتابیں پڑھانے کی جگہ نہیں بلکہ ایک ایسا ادارہ ہے جو بچے کی شخصیت سازی، سماجی مہارتیں، نظم و ضبط اور مستقبل کی تیاری میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ باقاعدہ تعلیم بچوں کو علم کے ساتھ ساتھ وقت کی پابندی، ٹیم ورک، اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت بھی سکھاتی ہے۔

اسکول کی اہمیت کے چند پہلو

- علمی نشوونما — بنیادی مضامین کے ساتھ ساتھ تجزیاتی اور تنقیدی سوچ کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- سماجی مہارتیں — ہم عمر بچوں کے ساتھ میل جول، دوستی، تعاون اور مقابلے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔
- نظم و ضبط — وقت کی پابندی، ذمہ داری اور اصولوں کی پاسداری جیسی عادات پروان چڑھتی ہیں۔
- مستقبل کی تیاری — اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے مواقع کے لیے بنیاد فراہم ہوتی ہے۔
- خود اعتمادی — کامیابیوں اور ناکامیوں دونوں سے نمٹنا سیکھ کر بچے میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

اس اہمیت کے باوجود، یہ سوال بھی اتنا ہی اہم ہے کہ آیا موجودہ اسکول اپنے اس مقصد کو حقیقی معنوں میں پورا کر رہے ہیں، یا محض ایک روایتی ڈھانچے کے طور پر چل رہے ہیں۔ اگلے باب میں اسی سوال کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔

باب دوم: کیا اسکول عصری تعلیم کا ماحول فراہم کرتا ہے؟ ایک تنقیدی جائزہ

بہت سے تعلیمی نظام آج بھی صنعتی دور کے پرانے ڈھانچے پر قائم ہیں — یکساں نصاب، رٹا سسٹم، اور امتحان پر مبنی جانچ — جو اکیسویں صدی کے تقاضوں سے میل نہیں کھاتے۔

اہم خامیاں

- یکساں نصاب — ہر بچے کی صلاحیت، رفتار اور دلچسپی مختلف ہوتی ہے، مگر نصاب سب کے لیے ایک جیسا ہوتا ہے۔
- رٹا سسٹم — تخلیقی اور تنقیدی سوچ کے بجائے یاد داشت پر زور دیا جاتا ہے۔
- امتحان پر مبنی جانچ — بچے کی مجموعی صلاحیت کے بجائے صرف کاغذی امتحان میں کارکردگی کو معیار بنایا جاتا ہے۔
- عملی و ہنر مندی کی تعلیم کی کمی — زندگی کی عملی مہارتیں (فنانس، مواصلات، ٹیکنالوجی) اکثر نصاب سے غائب ہوتی ہیں۔
- ٹیکنالوجی کا ناقص استعمال — بہت سے اسکول جدید ٹیکنالوجی کو مؤثر انداز میں تعلیمی عمل کا حصہ نہیں بنا پاتے۔

دوسری طرف، کچھ اسکول جدید تدریسی طریقے، پراجیکٹ پر مبنی تعلیم، اور بچے کی انفرادی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیم دے رہے ہیں۔ تاہم یہ ابھی بھی اکثریت کے بجائے استثنا ہیں۔ اس فرق کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ حقیقت پسندانہ حل تلاش کیے جا سکیں۔

باب سوم: اسکول سے فرار کی وجوہات

جب بچے اسکول جانے سے کتراتے ہیں تو اس کے پیچھے اکثر کئی گہری وجوہات کارفرما ہوتی ہیں، جنہیں سمجھنا ضروری ہے:

- تعلیمی دباؤ — امتحانات، نمبروں کی دوڑ اور والدین کی بلند توقعات کا بوجھ۔
- غنڈہ گردی (بُلی اِنگ) — ہم جماعت بچوں یا بعض اوقات اساتذہ کی طرف سے تنگ کیا جانا۔
- سیکھنے میں دشواری — ڈسلیکسیا یا دیگر تعلیمی مسائل جن کی بروقت شناخت اور مدد نہ ہو۔
- سخت یا خوفناک ماحول — سزا کا خوف، سخت اساتذہ، یا غیر دوستانہ رویہ۔
- دلچسپی کی کمی — نصاب کا بورنگ یا غیر متعلقہ ہونا، جس سے بچے کی توجہ اور شوق ختم ہو جاتا ہے۔
- سماجی و جذباتی مسائل — دوستی نہ بن پانا، تنہائی، یا اعتماد کی کمی۔
- گھریلو حالات — گھر میں مالی مشکلات، خاندانی تناؤ، یا بچے سے کام کروانے کا دباؤ۔
- ذہنی صحت کے مسائل — بے چینی، دباؤ یا ڈپریشن جیسی کیفیات جنہیں اکثر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

یہ وجوہات اکثر ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں، اور اگر بروقت توجہ نہ دی جائے تو بچہ مکمل طور پر تعلیم سے دور ہو سکتا ہے۔

باب چہارم: موجودہ ماحول میں بہتری کے تنقیدی اقدامات

اسکول کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے ٹھوس اور عملی اقدامات کی ضرورت ہے، جن میں سے چند اہم ترین یہ ہیں:

- نصاب میں لچک — ہر بچے کی صلاحیت اور دلچسپی کے مطابق انتخاب کی گنجائش رکھنا۔
- اساتذہ کی تربیت — جدید تدریسی طریقوں اور بچوں کی نفسیات کو سمجھنے کی تربیت دینا۔
- مثبت نظم و ضبط — سزا کے بجائے رہنمائی اور مکالمے پر مبنی نظم و ضبط اپنانا۔
- انسدادِ غنڈہ گردی کی پالیسی — واضح اور مؤثر طریقہ کار جس سے بچے تحفظ محسوس کریں۔
- مشاورتی خدمات — اسکول میں کونسلر کی موجودگی تاکہ جذباتی و نفسیاتی مسائل بروقت حل ہو سکیں۔
- عملی و ہنر مندی کی تعلیم — زندگی کی مہارتیں، ٹیکنالوجی، اور تخلیقی سرگرمیوں کو نصاب کا حصہ بنانا۔
- جانچ کے متبادل طریقے — صرف امتحان کے بجائے پراجیکٹس، پیش کش اور مسلسل جائزے کو بھی شامل کرنا۔
- والدین اور اسکول میں رابطہ — باقاعدہ بات چیت تاکہ بچے کی مشکلات جلد سامنے آ سکیں۔

یہ اقدامات الگ الگ نافذ کرنے کے بجائے ایک مجموعی حکمتِ عملی کے طور پر اپنائے جائیں تو زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

باب پنجم: اسکول کے ماحول میں تمام شراکت داروں کا کردار

بچے کے لیے صحت مند تعلیمی ماحول بنانا صرف اسکول کی نہیں بلکہ کئی فریقوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

والدین کا کردار

- بچے کی بات سننا اور اس کے جذبات کو سنجیدگی سے لینا۔
- صرف نمبروں کے بجائے مجموعی نشوونما پر توجہ دینا۔
- اسکول کے ساتھ باقاعدہ رابطہ رکھنا۔

اساتذہ کا کردار

- ہر بچے کی انفرادی ضروریات کو سمجھنا اور حوصلہ افزائی کرنا۔
- سخت رویے کے بجائے تعلق اور اعتماد پر مبنی ماحول بنانا۔

اسکول انتظامیہ کا کردار

- پالیسیوں کو صرف کاغذ پر نہیں بلکہ عملی طور پر نافذ کرنا۔
- محفوظ، صاف اور خوش آئند ماحول کی فراہمی۔

طلبہ کا کردار

- ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کا رویہ اپنانا۔
- اپنی مشکلات کو بلا جھجک بڑوں کے ساتھ شیئر کرنا۔

حکومت اور معاشرے کا کردار

- تعلیمی پالیسیوں کو زمینی حقائق کے مطابق ڈھالنا اور وسائل کی فراہمی۔
- اساتذہ کی تربیت اور اسکولوں کے معیار کی نگرانی۔

جب یہ تمام فریق مل کر، ایک دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرانے کے بجائے تعاون کے ساتھ کام کریں، تب ہی حقیقی تبدیلی ممکن ہے۔

باب ششم: اخلاقی تعلیم کی اہمیت و ضرورت

علمی مہارتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی اتنی ہی ضروری ہے، بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ اہم، کیونکہ کردار ہی وہ بنیاد ہے جس پر علم کا صحیح استعمال قائم ہوتا ہے۔

اخلاقی تعلیم کیوں ضروری ہے

- سچائی، ایمانداری اور ذمہ داری جیسی اقدار بچے کو ایک بہتر انسان بننے میں مدد دیتی ہیں۔
- ہمدردی اور رواداری کا شعور معاشرتی ہم آہنگی اور بہتر تعلقات کو فروغ دیتا ہے۔
- اخلاقی بنیاد رکھنے والے بچے دباؤ اور غلط صحبت میں بھی درست فیصلے کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔
- محض علمی قابلیت، بغیر کردار کے، بعض اوقات معاشرے کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

عملی تجاویز

- نصاب میں اخلاقیات اور شہری ذمہ داری سے متعلق مضامین شامل کرنا۔
- اساتذہ اور والدین کا اپنے عمل سے مثال قائم کرنا، کیونکہ بچے باتوں سے زیادہ عمل سے سیکھتے ہیں۔
- کہانیوں، مباحثوں اور حقیقی زندگی کی مثالوں کے ذریعے اخلاقی تصورات کو سمجھانا۔
- بچوں کو دوسروں کی مدد اور رضاکارانہ کاموں میں شامل کرنا تاکہ ہمدردی عملی شکل اختیار کرے۔

جب علم اور اخلاق ایک ساتھ پروان چڑھیں، تو اسکول محض ڈگری دینے والا ادارہ نہیں رہتا بلکہ ایک ایسا ماحول بن جاتا ہے جہاں بچہ حقیقی معنوں میں ایک بہتر انسان بن کر نکلتا ہے — اور یہی وہ اسکول ہے جہاں بچہ خوشی سے جانا چاہے گا۔

مصنف: محمد مجیب

21 اگست 2026ء

دہلی